میرے محابیہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں ہے جس کی بھی افتدا وکرو سے ہدایت یاد سے

صحابيرام كى حقا فييت

ظفاه راشدین جعزت عائش جعزت امیرهاوید شوان انته بهم جمعین را معراضات کفرآن وحدیث اور قرن محاله کی کمایول سے جوابات



JASASTA TU-

حنيارام فيستران تباكيشز. ومدير ويعي والجنان

تقريظ لطيف

امیر جماعت اہلسنّت، پیرطریقت، ولیُ نعمت حضرت علامه مولا ناسیّدشاہ تراب الحق قادری صاحب مذکلہ انقد سیہ

وين محمرى صلى الله تعالى عليه وسلم كيلية الله تعالى كا وعده ب:

وَ اللَّهُ مُسِبِّعُ نُدُورِهِ اس دين كوتمام عالم پردوثن فرمائ كار

اللد تعالیٰ کے ارشادات اور دین مثین ہم تک حضور علیہ السلام کے ذریعے پہنچا۔حضور علیہ السلام سے ہم تک صحابہ کرام علیم الرضوان ایک اہم ذریعہ ہیں۔جنہوں نےحضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ارشادات کو بڑی کا وشوں سے اسپنے قلب وجگر میں صبط ومحفوظ فر مایا۔

دین اسلام کے بچھنے میں صحابہ کرام کا بلاشبہ بڑا حصہ ہے۔ رات دن کی جدوجہدا در نہایت ہی محنت شاقہ سے حدیثیں جمع فر ما کیں

اورا پے بعد والوں کو قرآن مجید سمیت ارشادات نبوی کا ایک ایسا ذخیرہ فراہم کیا جس کی نظیر نہیں ملتی۔ زیر نظر کتا بچہ 'صحابہ کرام کی حقانیت' عزیزی محد شنراد قادری سلۂ کی تالیف ہے جسے میں نے کہیں کہیں سے پڑھا میں اپنی بے انتہا مصروفیات کی وجہ سے

مکمل اس کتا بچهکونه پڑھ پایالیکن جہال سے پڑھاصحابہ کرام کی عظمت کو پایا۔

موً لف محد شنراد قادری نے صحابہ کرام عیبم ارضوان سے اختلا فات رکھنے والوں کو ان بی کی کتابوں سے حوالہ جات نقل کرکے ان کی بھی تسلی وتشفی کرانے کی سعی جمیل کی ہے۔ اللہ نعالی مؤلف کو جزائے خیر عطا فر مائے اور ان کی کوششوں کو قبول فر ماکر

صحابہ کرام علیم ارضوان کی برکتوں سے نوازے۔ آمین ثم آمین

الفقير

سيدشاه تراب الحق قادرى نورى

١١ صفر ١٢٠١ ه / ١٩ مئى ١٠٠٠ ء

انتساب

اس کتاب کو میں اپنے پیر و مرشد امیر جماعت اہلسنت، دارالعلوم امجد بیہ کے نائب مہتم ،مبلغ اسلام حضرت علامہ مولانا سیّدشاہ تر اب الحق قادری صاحب مظلہ القدمیہ کے نام کرتا ہوں۔جن کے فیض سے میں اس قابل بنا۔

سگهرترابالحق وخاک پائےتراب الحق محمد شنمرا د قادری تر الی

اهلسنت کا روحانی اجتماع

امیر جماعت اہلنّت ، شخ طریقت حضرت علامہ مولانا سیّد شاہ تراب الحق قادری صاحب ہر جمعہ میمن مسجد مصلح الدین گارڈن سابقہ کھوڑی گارڈن فز دمیریٹ روڈ میں ٹھیک ساڑھے بارہ بجا بیمان افروز بیان فرماتے ہیں۔ تمام حضرات سے شرکت کی درخواست ہے۔آپ یہ بیان براہ راست انٹرنیٹ پرساعت فرماسکتے ہیں۔

ويب ما تث ايُدريس www.ahlesunnat.net

از فاصل دارالعلوم امجد بيدومهتم دارالعلوم انوارالقا دربير

حضرت علامه محدز اميرقا درى اخترى صاحب دامت بركاتهم العاليه

الحمد لله ربّ العالمين والصلوة والسلام على خاتم النبين

نا چیز نے کتا بچہ ہٰذا 'صحابہ کرام کی حقانیت' کا مکمل مطالعہ کیا اس میں فاصل مؤلف مولانا محد شنراد قادری ترابی صاحب نے

بہت اچھے اور آ سان انداز میں دلائل اور ثبوت کے ساتھ بیہ بات واضح کی ہے کہ صحابہ کرام رضوان الڈعلیم اجمعین اور اہل ہیت

آپس میں بہت محبت اوراُ لفت رکھتے تھےاور بیجھی کہ حضور صلی اللہ تعانی علیہ پہلم کے صحابہا وراہل بیت کے درمیان رجحش اور بغض نہیں تھا

بلکہ جا ہت ہی جا ہت تھی۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہاللہ تعالیٰ مصنف مولا نامحمہ شنراد قادری ترابی کی اس کوشش کوقبول فر مائے اور

ابوالظفر محمدزامدالقادرى اخترى

٢٠ محرم الحرام المهاره بمطابق ٢٥ ايريل ١٠٠٠ء

عوام الناس کواس کے ذریعے ہے مستفیض ہونے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین ثم آمین

تحمده ونصلى علىٰ رسوله الكريم

اما بعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم

چراغ مسجد ومحراب و منبر بوبكر و عمر، عثان و حيدر

حضور نبی سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اس دنیا سے پردہ فر ما گئے تو اسلام کے دشمنوں نے بیٹم بھا کہ اب دین اسلام کا خاتمہ ہوجائے گا۔ گر حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام علیم الرضوان کواپٹی ایسی غلامی عطا کی تھی کہ آپ سلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو یقین تھا کہ میرے بعد میرے غلام ہمیشہ اس دین کو پھیلاتے رہیں گے۔

چنا نچے جب حضرت ابو بکرصدیق رضی اللہ تعالی عند مستمر خلافت پرجلوہ گر ہوئے اور انہوں نے حضورصلی اللہ تعالی علیہ دِہلم کی سچی نیابت اور سچی غلامی کاحق ادا کیا۔

اس کے بعد حضرت عمر رہنی اللہ تعالی عنہ جب مستدخلافت پرجلوہ گر ہوئے تو انہوں نے بھی اسلامی تاریخ پر ایک باب رقم فاروق اعظیم رہنی اللہ تعالی عنہ کے بعد حضرت عثمانِ غنی رہنی اللہ تعالی عنہ نے مسلمانوں کی صحیح سمت کی طرف رہنمائی فر مائی گر جب حضرت عثمان غنی رہنی اللہ تعالی عنہ کو شہید کردیا گیا تو باغیوں نے سر اُٹھایا۔ ان کا مقصد ریزتھا کہ صحابہ کرام عیہم ارضوان کو آپس میں

> لڑایا جائے اوراس متم کی سازش کرتے رہے۔ م

تھمر جنگ ِصفین اور جنگ ِجمل کے بعد جب حضرت علی رضی اللہ تعالی عندا ورحضرت امیر معا وید رضی اللہ تعالی عند نے ہیں صلح کر لی تو جولوگ کل حضرت علی رضی اللہ تعالی عند سے محبت کا دعویٰ کرتے تھے آج ان سے حضرت علی ومعابید رضی اللہ تعالی عہم اور خارجیوں نے حضرت علی ومعا وید رضی اللہ تعالی عہمائے لگل کامنصوبہ بنایا۔

اس کے بعد بھی ان کے انتقام کی آگ ٹھنڈی نہوئی بلکہ انہوں نے آمت میں فتنہ پھیلا ناشروع کردیا کہ

- 🖈 🔻 حضرت ابو بكروعمر وعثمان رضى الله تعالى عنم (معاذ الله) بے وفا ہیں۔
 - اغ فدك برخلفائ راشدين في قبضه كرليا-
 - 🖈 💎 حضرت امیرمعاویدرضی الله تعالی عندا بل بیت کے دشمن ہیں۔
- 🖈 🔻 حضرت علی رضی الله تعالی عنه کو (معاذ الله) صحابه کرام پیهم ارضوان نے تکلیفیس دیں۔

دومرے بہت سارے شیطانی فتنے پھیلا کراُ مت مسلمہ میں نفرت اور انتشار پھیلا نا شروع کردیا۔ چنانچہ ہم نے مناسب سمجھا کہ

آسان الفاظ میں ان اعتراضات کے قرآن وحدیث اور دشمن صحابہ کی کتابوں سے جوابات دیتے جا کیں۔

مثان صحابه رضى الدنالعنم

محمّد رسول الله ﴿ والذين معه اشدآء على الكفار رحمآء بينهم ترهم ركعا سجدا يبتغون فضلا من الله ورضوانا ($\ddot{\mathcal{C}}$)

محمد (صلی الله تعالی علیه دسلم) الله کے دسول ہیں اوران کے ساتھ والے (ان کے اصحاب) کا فروں پرسخت ہیں اورآ پس میں رخم دل توانبیس دیکھے گارکوع کرتے سجدے میں گرتے۔اللّٰہ کافضل ورضاحیا ہے۔

اس آیت مبار کدمیں چاروں خلفائے راشدین کی شان بیان کی گئی ہے۔ائےساتھ والےمراد حضرت ابو بکرصد ایق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔کا فروں پر سخت سے مراد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔آپس میس رحم دل سے مراد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ رکوع اور سچود میں گرنے سے مراد حضرت علی المرتضلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

دشمن صحابه پر الله تعالیٰ کی لعنت

ھدیثحضرت ابن عمر رضی الله تعالی عنها فر ماتے ہیں کہ حضور صلی الله تعالی علیہ دسلم نے فر مایا کہ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام علیم الرضوان کوگالیاں دے رہے ہوں تو تم کہہ دوتمہاری اس شرارت اور بکواس پرالله تعالیٰ کی لعنت ہے۔ (مفکلوۃ ص۵۹، ۲۲ م تر ندی جسس ۲۲۲ از کتاب مقامات صحابہ ص۱۸)

حضرت ابو بکر و عمر رض الله تعالی علی دشمن اهل بیت کے دشمن هیں

حدیث دارقطنی نے حضرت علی رض اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک قوم ہم اہل بیت سے محبت کا دعویٰ کرے گی مگروہ ایسی نہ ہوگی کیونکہ وہ حضرت ابو بکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو براکہیں گے۔

میدروایت حضرت فاطمه رضی الله تعالی عنها ، حضرت أنم سلمه رضی الله تعالی عنها ، حضرت این عباس رضی الله تعالی عنها - میدروایت حضرت فاطمه رضی الله تعالی عنها ، حضرت أنم سلمه رضی الله تعالی عنها ، حضرت این عباس رضی الله تعالی عنها ، حضرت أنم

راوبول سےمروی ہے۔ (از کتاب امیر معاوی)

سوال - 1 ہم لوگ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی منہ کو حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا خلیفہ اوّل مانتے ہیں جبکہ کچھ لوگ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کوخلیفہ اوّل مانتے ہیں ۔اس بارے ہیں قرآن و صدیث کا کیا تھم ہے؟ جوابالحمد لللہ بوری اُمت مسلمہ کا اس بات پراجماع ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلمہ کے خلیفہ اوّل ہیں اور اسی پر پوری دنیائے اسلام شفق ہے۔

حضرت ابو بکر رض الله تعالىء كى خلافت كے سلسلے میں احادیث مبار كه

حدیث بخاری اورمسلم نے جبیر بن معطمہ سے جو حدیث روایت کی ہے وہ بہ ہے بارگاہِ رسالت سلی اللہ تعالیٰ علیہ دسلم میں ایک خاتون آئی حضور ملی اللہ تعالیٰ علیہ وہلم نے ان سے ارشاد فر مایا پھر آنا۔ان خاتون نے کہا کہ اگر میں پھر آئی اور آپ ملی اللہ تعالیٰ علیہ وہلم کوئیس پایا (اگر آپ رحلت فر ماگئے تب) تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وہلم نے ارشاد فر مایا کہ اگرتم مجھے نہ پاؤ تو ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پاس آنا۔ (بخاری مسلم از کتاب تاریخ الخلفاء ، ص۱۲۲)

حدیثابن عسا کرملیالرمیۃ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنها کے حوالے سے لکھا ہے کدایک خاتون حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے پاس آئی جو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے پچھ دریافت کرنا چا ہتی تھی۔ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس سے فر مایا کہ پھر آنا۔

اس نے کہا کہا گرمیں آؤں اور آپ کونہ پاؤں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ دسلم کا وصال ہو چکا ہو۔ تب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ دسلم نے فر ما یا کہ اگر تو آئے اور مجھے کو نہ پائے تو ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پاس آٹا کہ میرے بعد وہی خلیفہ ہوں گے۔ (ابن عسا کراز کتاب تاریخ الخلفاء بھے ۱۲۴)

ان دونوں احادیث سے حضرت ابو بکر صدیق رضی الله تعالی عند کی خلافت اوّل ثابت ہوتی ہے۔

حضرت على كرم الله وجد الكريم كى كتاب نهج البلاغه سے

حضرت ابو بكر رض الله تعالى عند كى خلافت

کی تصدیق کی اوراب میں ہی سب سے پہلے ان کی تکذیب کروں۔ (نیج البلاغة ، ج اص ۱۰ مطبوع مصر) اس سے پتا چلا کہ حضرت ابو بکررض اللہ تعالی مند کی خلافت کو حضرت علی رضی اللہ تعالی مند نے بھی تسلیم کرلیا۔

س<mark>وال-2....بعض لوگ بیاعتر اض کرتے ہیں کہ سب نے حصرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عند کی بیعت کی مگر حصرت علی رضی اللہ تعالیٰ عند نے</mark>

جواببعض لوگ حضرت ابو بکر رضی الله تعالی عند کی مثمنی میں میہ بات کرتے ہیں حالانکه حضرت علی رضی الله تعالی عندنے بھی ہیعت کی۔

حدیثاین سعد، بیهی نے حضرت ابوسعید خدری رضی الله تعالی عندے روایت کی ہے کہ جنب حضور صلی الله تعالی علیہ وسلم کا وصال ہوا

تولوگ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالی عنہ کے مکان پر جمع ہوئے ان لوگوں میں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) بھی تنھے

بیعت نہیں کی ۔ا حادیث کی روشنی میں اس کا جواب دیں۔

ہے بیعت کرلی۔ مچرحصرت ابوبکررسی الله تعالی عندنے مجمع پرایک نظر ڈالی تو اس میں حصرت علی رسی الله تعالی عندموجود ندیجے۔فر مایا کہ حصرت علی رسی الله تعالی عند بھی نہیں ہیں ان کو بھی بلایا جائے۔ جب حضرت علی رہنی اللہ تعالی عنہ تشریف لائے تو آپ (رہنی اللہ تعالی عنہ) نے فر مایا کہ اے ابوطالب کے صاحبزادے! آپ حضور علیہ السلام کے چچا زاد بھائی اور ان کے داماد ہیں، مجھے اُمید ہے کہ آپ اسلام کو کمزور ہونے سے بچانے میں ہماری مدوکریں گے۔انہوں نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عند کی طرح کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ! آپ کچھ فکرنہ کریں۔ یہ کہدکر حضرت علی رضی اللہ تعالی عندنے بھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عندسے بیعت کرلی۔ (این سعد، حاکم ، ييني والمرورون) ولیمل مدارج العبو ة میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فر ما با کہ حضورصلی اللہ تعالیٰ علیہ دسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عندکوآ کے بڑھایا تو پھرکون مخص حضرت ابو بکرصدیق رضی اللہ تعالی عندکو پیچھے کرسکتا ہے۔ (از کتاب خلفائے راشدین جس٠١)

اس کے بعد حضرت ابو بکرصد بیق رضی الله تعالی عند منبر پر رونق افر وز ہوئے اورا یک نگاہ ڈالی تو اس مجمع میں حضرت زبیر رضی الله تعالی عند کو

نہ پایا۔ فرمایا ان کو بلایا جائے۔ جب حضرت زبیر رضی اللہ تعالی عندآئے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عندنے ان سے فرمایا کہ

آپ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاص صحابیوں میں سے ہیں ، مجھے اُ مید ہے کہ آپ مسلمانوں میں اختلاف پیدانہیں ہونے وینگے۔

می^{ں کر}انہوں نے کہا کہا ہے خلیفہ رسول اللہ! آپ کوئی فکرنہ کریں۔ یہ کہنے کے بعد کھڑے ہوئے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سوال - 3 پچھلوگ میہ کہتے ہیں کہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالی عنہ نے (معاذ اللہ) دشمنوں کے غلبہ کی وجہ سے بطورِ تقیہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کی بیعت کی؟ جواب حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے بارے میں میہ بات ان کی شان کے خلاف ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ تو وہ ہیں

ہو پورے پورے لفکرکوا کیلے فکست دے دیتے ۔ خیبر کے موقعہ پر چالیس آ دمیوں کا کام اکیلے مولاعلی شیرخدانے کیا۔ کمیاوہ شیرخداکسی کے دباؤ میں آسکتا ہے؟ کیااللہ تعالیٰ کا شیرخق بات کہنے ہے (معاذ اللہ) ڈر جائے بینانمکن ہے۔ دلیلجس شیرخدا کے بیٹے حضرت امام حسین رض اللہ تعالیٰ ءنے خون سے لہولہان ہوکر،اپنے گھرانے کولٹا کرایک ظالم کی بیعت

> کیاان کے والد شیرخدا (معاذ اللہ) بزول تھے۔ کیاانہوں نے (معاذ اللہ) ڈراورخوف کی وجہ سے بیعت کرلی۔ مہیں بلکہ وہ جانتے تھے کہ جسے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چن لیا۔اس کی بیعت کرنا ہماراایمان ہے۔

شیعہ حضرات کی معتبر کتا ہے۔ سے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کا حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے پیچھے نما زیڑھنا ثابت ہے دلیل حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نما ز ادا فر مائی۔ (شیعہ حضرات کی کتاب

جلاءالعيون عن ١٥٠)

حضرت علی رضی الله تعالی عند کی بیعت حضرت علی رضی الله تعالی عند کی کتاب نیج البلاغہ سے ثابت کرتے ہیں

شخ البلاغة میں کھا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے خلیفہ بننے کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کو خوالکھا کہ جن لوگوں نے حضرت ابو بکر وعمر وعثان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کی ۔انہیں لوگوں نے میری بیعت کی ہے اب کسی حاضر بیاغا ئب کو بیت نہیں پہنچتا کہ اس کی مخالفت کرے ۔ بے شک شور کی مہاجرین اور انصار کاحق ہے اور جس شخص پر جمع ہوکر بیلوگ اینا امام بنالیس اللہ تعالیٰ کی

۔ نچ البلاغة حضرت علی رضی اللہ تعالی عند کی کتاب ہے اور جس کی لکھی ہوئی کتاب میں بیہ ہو کہ جس نے حضرت ابو بکر وعمر وعثان

رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بیعت کی اس نے میری بیعت کی۔ اس کسی بھی کی گذائش نہیں اس لیس دیوں عام

اب کسی شک کی گنجائش نہیں اس لئے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابو بکر وعمر وعثان رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راضی تھے۔ اب لوگ پچھ بھی کہیں۔ چاریاروں کی آپس میں ایس محبت تھی ، جس کی د نیامیں مثال نہیں ملتی۔ د کیلاس حدیث میں حضرت علی رضی الله تعالی عنه کی شان مولائی بیان کی گئی ہے اور مولا کا مطلب مددگار کے ہوتا ہے۔ اس حدیث میں خلافت کا کہیں ذکرواضح نہیں۔ جبكه حضرت ابو بكر صديق رضى الله تعالى عنه كى خلافت پرسينكرول حديثين واضح طور پرموجود بين كه حضور صلى الله تعالى عليه وسلم نے ارشاد فرمایا کهمیرے بعدا بوبکرصد بق رضی الله تعالی عنه خلیفه ہیں۔ عقلی دلیلقانونِ قدرت دیکھئے کہ اللہ تعالی نے کیسی ترتیب بنائی کہ ایک کا وصال ہوا تو دوسراعالم اسلام کی سرپری کیلئے تیار، دوسرے کے وصال کے بعد تیسرے خلیفہ تیار۔ یکے بعد دیگرے مسند خلافت پر جلوہ گر ہوئے۔حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وہلم کے بعد ا گرحضرت علی رضی الله تعالی عنه کو مستد خلافت پر بشها دیا جا تا تو ان تینوں خلفاء کی باری کیسے آتی۔ شیعه حضرات کی کتاب سے حضرت علی رضی الله تعالی عند کی بیعت کرنا ثابت کرتے ہیں شیعه حضرات کی کتاب احتجاج طبری میں علا مه طبری شیعه عالم لکھتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت ابو بکرصدیق رضی اللہ تعالی عند کی بیعت کی۔ (کتاب احتجاج طبری جس ۵۴)

س<mark>وال -4..... ک</mark>چھ لوگ حضرت علی رضی الله تعالی عند کی خلافت ثابت کرنے کیلئے میہ حدیث لاتے ہیں جس کا مفہوم یوں ہے کہ

جوابسب سے پہلی بات بیہ ہے کہ اس حدیث ِ مبار کہ پر ہمارا بھی ایمان ہے جھی تو ہم اہلسنت و جماعت حضرت علی رضی اللہ

حضور نبی کریم صلی الله تعالی علیه پسلم نے فر ما یا کہ میں اس کا مولی ہوں جس کے علی مولی ہیں۔اس کا جواب دیں۔

تعالى عندكو مولا على شيرخدا كہتے ہيں۔

حضرت علی رضی الله تعالی عند کی خلافت تھی ۔گمر حصرت عمر رضی الله تعالی عند نے روک دیا۔اس کا جواب دیں۔ جوابسب سے پہلی بات ہیہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عندنے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وہلم کو لکھنے سے اس لئے روکا کہ حضورصلی الله تعالی علیه وسلم سخت علیل بین اوراس حالت میں حضور صلی الله تعالی علیه دسلم کو نکلیف و بینا مناسب نہیں۔ دلیلدوسری بات بہے کہ کسی کے روک دینے ہے کیا نبی علیہ السلام اپنا پیغام اُمت تک نہیں پہنچا کیں گے؟ بہتو حضور صلی اللہ تعالی عليه وسلم پر (معا ذ الله) بہتان ہےاورحضور صلی الله تعالی علیه وسلم پر بہتان الله تعالی پر بہتان ہے۔ نہیں بلکه نبی (صلی الله تعالی علیه وسلم) الله تعالیٰ کے پیغام کے امین ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وہلم نے ناصرف الله تعالیٰ کا ہر پیغام بندوں تک پہنچایا بلکہ اس کاحق بھی اوا کر دیا۔

س<mark>وال - 5حضور سلی</mark> الله تعالی علیه دسلم نے اپنے وصال کے وقت ارشاد فر مایا کہ میں کچھلکھنا جیا ہتا ہوں حضرت عمر رضی الله تعالی عنہ نے

حصنورصلی اللہ تعالیٰ علیہ پہلم کو ابیہا کرنے ہے روک دیا۔شیعہ حصرات کا اعتراض ہیہے کہ حضورصلی اللہ تعالیٰ علیہ پہلم کے لکھنے ہے مراو

بواب

دلیل جب حضور سلی الله تعالی علیه دسلم کا وصال ہوا تو نفاق نے سراُ ٹھایا۔عرب کے پچھلوگ مرتد ہوگئے ،منکرین زکو ۃ کا مسئلہ ہوا اور انصار نے بھی علیحد گی اختیار کر لی۔اتنی مشکلیں جمع ہوگئیں کہ اگر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عند کی جگہ پہاڑ پر بھی پڑتیں

تو وہ بھی اس وزن کو ہر داشت نہ کرسکتا۔لیکن اللہ اکبر! حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی حکمت عملی سے ہرایک مشکل کا مقابلہ کیا اور سب سے بڑی بات تو بیہ ہے کہ جو صحابہ کرام علیم الرضوان ایک لمحہ بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جدانہیں رہ سکتے تھے۔ *

ہور حب سے برن بات و بیہ ہے تہ ہو تا ہم ہم ہر سون میں حد کا سور کا ہمدی سیدہ سے جدو میں رہ سے ہے۔ آج وہ نم سے نٹرھال ہیں۔ان سب کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عند نے حوصلہ دیا۔اسی وجہ سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ دسلم کی تد فین میں تا خیر ہمو کی۔

دلیلحضورِا قدس صلی الله تعالی علیه دسلم کا جناز ه انوراگر قیامت تک کھلا رہتا تواصلاً کوئی خلل واقع نه ہوتا کیونکہ انبیاء پیہم السلام کے

اجسام طاہرہ بگڑتے نہیں۔قرآن گواہ ہے کہ حضرت سلیمان علیہ اسلام انقال کے بعد کھڑے رہے سال بعد دفن ہوئے مگرنورا نیت میں فرق ندآیا تو جورسول حضرت سلیمان علیہ اسلام کے بھی امام ہوں ان کا جسم مبارک کیسے بگڑ سکتا ہے۔

ولیلحضور صلی الله تعالی علیه بسلم کا جناز ہ انور حضرت عا نشرصد یقند دسی الله عنها کے حجر ہ مبارک میں تھا۔ جہاں اب مزار مبارک ہے اس سے باہر لے جانا نہ تھا۔ چھوٹا سا حجر ہ اور تمام صحابہ کرام عیبم الرضوان کو اس نماز سے مشرف ہونا تھا ایک جماعت آتی اور

درود وسلام پڑھتی اور باہر چلی جاتی۔ پھر دوسری جماعت آتی یول میسلسلہ تیسرے دن ختم ہوا۔اگر تین برس میں میسلسلہ ختم ہوتا اقدہ: اندر مدارک مداری مذہب مجھ گاتاں تا رہے بصلاً تورواہ میں مدین تا خدیضر رہ تھی

تو جنازہ مبارک یوں ہی نور سے جگمگا تار ہتا۔اس صلوٰۃ وسلام کی وجہ سے تاخیر ضروری تھی۔ عقلی دلیلشیطان کے نز دیک اگر بیلالج کے سبب تھا تو سب سے بڑا الزام تو حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ پر ہے۔ بیتو لالچی

ند تنے اور کفن دُن کا کام تو ویسے بیگھر والوں کے ذہبے ہوتا ہے بیر کیوں تین دن بیٹے رہے ، بیتد فین فر مادیتے کر دیتے ۔معلوم ہوا کہ بیالزام غلط ہے کیونکہ جناز ہ انور کی تدفین میں تاخیر دیٹی مصلحت تھی۔جس پرحصرت علی رضی اللہ تعالی عنداور تمام صحابہ کرام

علیم الرضوان کا انفاق ہے۔

سوال-7.....باغ دفك كياب؟

جواب باغِ فدک حضور صلی الله تعالی علیه وسلم کے زمانے کا ایک باغ ہے۔ جس کی آمدنی بنو ہاشم، مجاہدین کیلئے سامان گھوڑ ہے بتلواریں وغیرہ دیگراسلامی کاموں پرخرج ہوتی تھی۔

<mark>سوال -8..... حضرت ابو بکر صدیق ر</mark>ضی الله تعالی عنه پر الزام لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے حضرت فاطمہ رضی الله تعالی عنها کو

حضور صلی الله تعالی علیہ وسلم کے وصال کے بعد باغ فدک کا حصہ بیس دیا اوران کو نا راض کر دیا۔

جوابحضورصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جب حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے باغ فدک سے حصہ طلب کیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کونہایت ہی اوب واحتر ام سے

حضورصلى الله تعالى عليه وسلم كى حديث سنا كى: _

حدیثحضرت ابو بکررمنی الله تعالی عندسے مروی ہے کہ حضور صلی الله تعالیٰ علیہ دسلم نے فر ما یا کہ ہم گرو و انبیاء علیم السلام کسی کواپنا وارث نہیں بناتے ہم جو پچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ سب صدقہ ہے۔ (مشکوۃ شریف ہص ۵۵۰ خلفائے راشدین)

حدیثحضورسلی الله تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال فر ما جانے کے بعد جب از واج مطہرات نے جا ہا کہ حضرت عثمان رضی الله تعالیٰ عنہ کے

ذ ریعےحضورصلی اللہ تعالیٰ علیہ دسلم کے مال سے اپنا حصہ تقسیم کروا کیں تو حضرت عا کشدصد یقند دسی اللہ تعالیٰ عنہانے فر مایا کیاحضورصلی اللہ تعالیٰ

علیہ سلم نے میٹیں فرمایا کہ ہم کسی کواپنے مال کا وارث نہیں بناتے ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہے۔ (سلم شریف، جسم ۱۹)

عقلی دلیلتم لوگ کہتے ہو کہ حضرت ابو بکر وعمر وعثان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باغے فدک سے حصہ حضرت فاطمیۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو نہیں دیالیکن جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور آیا اب تو وہ گھر کے آ دمی تنھے باغے فدک سے حصہ دے دیتے ؟ اللہ تعالیٰ کی

قدرت دیکھئے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے بعد چھے مہینے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ کا دور حکومت آیا وہ باغ دے دیتے ؟

ان میں سے بھی کسی نے ازاوجِ مطہرات کوحضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنداور ان کی اولا دکو باغ فدک میں سے حصہ نہ دیا۔ اور کیسے دیتے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ ہلم کا دِر شام ہے ،اس کے دارے علماء ہیں۔ باقی جہال قرآن وحدیث میں

حضرت داؤ دعلیه اللام اور حضرت سلیمان علیه اللام کی راوثت کا ذکر ہے اس سے مرادعلم ،شریعت اور نبوت ہے کوئی مال ورولت نہیں ہے۔لیکن ہمیں بدبات سمجھ میں نہیں آتی کہ جننی فکر باغ فدک کی اہل ہیت کونہیں ،اس سے زیادہ فکر دشمن صحابہ کو ہے۔

اعتراض....سب سے پہلااعتراض بیہ کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ غار میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھے۔ جواب بخاری شریف جلداوّل صفحه نمبر ۱۵ تفسیر کبیر چوتھی جلد صفحه نمبر ۱۳۳۷ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عارثور میں تین دن رہےاور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عندان کے ساتھ تھے۔ (بخاری شریف از کتاب مقامات صحابہ) عنكوساتھ لے كرغار ميں چلے جاؤ۔ تا که (معاذالله) وه کا فرول کی جاسوی نه کر سکیس۔ جواباگر حضرت ابو بکر رضی الله تعالی عنه حضور صلی الله تعالی علیه وسلم کے دشمن اور کا فروں کے جاسوس ہوتے تو راستے میں ہی حصنور صلی الله تعالی علیه وسلم کوشهبید کرنے کی کوشش کرتے مگر نہیں ان کا تکلیفوں کو اُٹھا کر حصنور صلی الله تعالی علیه وسلم کی خدمت کرنا ىيەثابت كرتاہے كەوەعاشق اكبرېيں ـ

شبیعہ حضرات کی کتاب سے ثابت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنه غار ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ شیعه حضرات کی معتبر کتاب حیات القلوب دوسری جلدصفحه نمبر ۳۲۱ پرلکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضورصلی اللہ تعالیٰ علیہ وہلم کی طرف وحی بھیجی کہ اللہ تمہیں سلام کہتا ہے اور فر ما تاہے کہ ابوجہل اور قریش کے بڑے بڑے سر داروں نے تمہارے قل کامشورہ کرلیا ہے اور الثدتعالى تههين تحكم ديتا ہے كەحضرت على رضى الله تعالىء نەكوآج اپنے بستر پرسلا دواور يەجمى تحكم ديتا ہے كەحضرت ابوبكرصديق رضى الله تعالى سوال-10 -.... دوسرااعتر اض حضرت ابوبکر رضی الله تعالی عنه پرییہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضی الله تعالی عنہ کواس لئے غار میں جانے کا حکم ملا

سوا<mark>ل -9 غار والی آیت جس کا ترجمه بیہ ہے</mark>: دو جان ٔ جب وہ دونوں تضے غار میں ۔ جب نبی (صلی الله تعانی علیه وسلم) نے کہا

ا پنے ساتھی سے توغم نہ کراللہ جارے ساتھ ہے پھراللہ تعالی نے اُتاری اپنی تسکین اس پر۔

صلى الله تعالى عليه وملم كوكوكى صدمه بيني _ دلیل حضرت یعقوب علیه السلام کی آئیمیس حضرت یوسف علیه السلام کے فراق میں عملین ہوئیں قرآن گواہ ہے۔ وليلحضورصلی الله تعالیٰ عليه وسلم نے اپنے بیٹے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر میفر مایا کہاے ابراہیم! ہم تیرے فراق میں حمکین ہیں۔ دلیلحضرت موی علیه اسلام اور حضرت بارون علیه اسلام جب فرعون کوتبلیغ کرنے گئے تو اللہ تعالیٰ ہے عرض کی اے جمارے رت! ہمیں خوف ہے کہ وہ کہیں ہم پر غالب نہ آ جائے یا ہم پر کوئی زیادتی نہ کرے۔اللہ تعالیٰ نے حضرت مویٰ و ہارون علیہاالسلام کو إنَّىنِينَ مَعَكُمَا كَهِكُرمُطْمِئنَ كُرُدِيا تَعَاراتَى طرح حضورصلى الله تعالى عليه وسلم نے بھی اسپے یا دِعا رکو إِنَّ السَّلَة مَعَفَا كهدكر تسلی دے دی۔اگر شیعہ حصرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عند پرخوف کا الزام لگاتے ہیں تو پھرخوف کا الزام انبیائے کرام عیہم السلام پر بھی آئے گا اورا نبیاء پیبم اسلام پرالزام کفرہے۔ <mark>سوال -12.....گزشتہ آیت کا جوتر جمد پیش کیا گیا اس میں جوتسکین کا ذکر ہے بعض لوگ اعتر اض کرتے ہیں کہ وہ حضور علیہ السلام</mark> كيلي بحضرت الوبكررض الله تعالى عندكيلي نبيس -جوابعقل کا تقاضا یہ ہے کہ تسکین اس کو دی جاتی ہے جس کوغم ہواور عارِ ثور میںغم حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کو تھا۔

چنانچة سكين بھى انہى برنازل كى گئى۔ميرے آقاصلى الله تعالى عليه وسلم تو بالكل مطمئن تھے۔ (مقامات صحابہ)

س<mark>وال-11.....تیسرااعتراضُ حضرت ابو ب</mark>کررضی الله تعالی عنه پر بیاعتراض کرتے ہیں که آپ لوگ تو انہیں خلیفة الرسول کہتے ہو۔

جوابارے نا دانو! حضرت ابو بمرصد ایں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی جان کا تھوڑا خوف تھا بلکہ ان کوتو یہ ڈر تھا کہ ابو بمر کے

ہوتے ہوئے تا جدار کا سکات صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو کوئی صدمہ نہ پہنچے کیونکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہیں جا ہے تھے کہ ان کے آتا

ان کو تو غارِثُور میں اپنی جان کا خوف تھا۔اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو تو خوف نہیں ہوتا۔

نے کیسے اُٹھالیا؟ جواب بیتو اللہ تعالیٰ کی عطا ہے جس کو چاہے عطا کردے اللہ تعالیٰ نے اپنی خلافت و نیابت کو زمین وآسمان اور پہاڑوں پر نازل فرمایا کہ میری خلافت کے بوجھ کواٹھالو مگرانہوں نے اٹکار کردیا۔ مگرایک انسان نے اس بوجھ کواٹھالیا۔ بیتو اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عند حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ اُٹھا سکے اور چجڑت کی رات اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عند میں اتنی قوت بیدا کردی کہ انہوں نے بارِ نبوت کو اُٹھالیا۔ (از کتاب مقامات صحابہ) اب شیعہ حضرات کی کتاب سےشیعہ مولوی ملا باذل ایرانی اپنی کتاب حملہ حیدری بیس لکھتا ہے کہ اس وقت حضرت ابو بکر

رضی اللہ تعالی منہ کے جسم میں اتنی طافت پیدا کردی گئی کدانہوں نے بار نبوت کو اُٹھالیا۔

س<mark>وال -13 چوتھااعتراض حضرت ابو بکر</mark>رض اللہ تعالیٰ عنہ پر بیہ ہے کہ حضور علیہ السلام کو کندھوں پر اُٹھا کر ہجرت کی رات لے گئے

مگر فتح مكه میں کعبہ سے بت تو ڑنے کے وفت جب حضور علیالسلام کوحضرت علی رضی الله تعالیٰ عند ندأ تھا سکے تو حضرت ابو بکر رضی الله تعالیٰ عند

سوا<mark>ل -14جعفرت ابوبکرصد بی</mark>ق رضی الله تعالی عنہ کے **صدیق** لقب پر پچھلوگ اعتراض کرتے ہیں۔ جوابہم اہلسنت و جماعت کے یہاں کئی حدیثیں حضرت ابو بکر رضی الله تعالی عنہ کے صدیق ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

کیونکہانہوں نےسب سے پہلےمعراج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ دہلم کی تصدیق کی۔ پھر میں سے سبت سے تب ات میں میں سے سبتر جس سے میں اور میں میں وہ اور میں میں اور میں میں وہ نے میں اور میں میں

آپ نے فرمایا، جائز ہے۔اس کئے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عندنے اپنی تکوار کو چاندی سے مرضع کیا ہوا تھا۔

امام جعفرصا دق رضی الشقالی عندنے فر مایا که ہاں اور تین بارا پنی جگہ سے اُٹھ کرفر مایا: وہ صدیق ہیں ، وہ صدیق ہیں۔ اور جہ نہیں ہے دیون نے کہرار لیا تقالی اسپیرونا واقت ہے میں جھوٹا کہ سریعنی اس کردیں دار اور کا کوئی اعترانہیں

اور جوانہیں صدیق نہ کیےاللہ تعالی اسے دنیاوآ خرت میں جھوٹا کرے یعنی اس کے دین وایمان کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ فائدہ اگرتم امام جعفر رہنی اللہ تعالی عنہ کو صادق یعنی سچا مانتے ہوتو پھر حصرت ابو بکر رہنی اللہ تعالی عنہ کو **صدیق ما**ننا پڑے گا

ورندامام جعفرصا دق کی صدافت پرالزام ہوگا۔

اور حضرت ابو بکررض الله تعالی عذکواس لئے بھی صدیق کہا گیا کہ آپ نے حضور صلی الله تعالی علیہ وسلم کی نبوت کی نقعدیق سب سے پہلے کی: و الذی جسآء بالمصدق و صدق به (زمر:۳۳)

كه جو محص آياحق اور سي كساته وه رسول بين جس في تصديق كى-

کہ بو ن ایا ن اور بی سے سم ھوہ از

جس نے تقیدیق کی وہ حضرت ابو بکرصدیق رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔ شبیعہ حضرات کی معتبر تفسیر مجمع البیان آٹھویں جلد صفحہ نبر ۴۹۸ میں علامہ طبری نے بھی اس آیت کو حضرت ابو بکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی شان میں نازل ہونالکھاہے۔

اب کیاا پی کتابوں کا بھی اٹکار کروگے۔

جوابحضرت ابوبكرصد يق رضى الله تعالىء نه كوعفيق حضور صلى الله تعالى عليه وسلم نے فر ما يا تھا۔ حديثحضرت عا مَشْرض الله تعالى عنها فرماتي بين كهابيك ون حضرت ابو بكر رضى الله تعالى عنه حضور صلى الله تعالى عليه وسلم كي خدمت ميس حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان کو دیکھے کر فر مایاتم کوالٹد تعالیٰ نے دوزخ کی آگ سے آزا دکر دیا ہے۔ پھراسی ون سے وہ منتق کے نام سے پکارے جانے گئے۔ (تندی شریف،ج اس ۲۰۸) دلیل پوری دنیا جانتی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عندا تنے مالدار تنے کہ انہیں کیا کوئی غلام بنائے گا بلکہ وہ تو حضرت بلال رضی الله تعالی عند کوآ زاد کرا کے بارگا ورسالت صلی الله تعالی علیه وسلم میں لائے تھے۔ شبیعه کی معتبرتفسیر مجمع البیان جلداوّل صفحه ۱۰۵۰، ۵۰۲، ۵۰ پرعلامه طبری لکھتا ہے که حضرت ابو بکرصدیق رضی الله تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول كرنے والے غلاموں كوخر يدكرآ زادكر ديا۔ جبيها كەحضرت بلال، عامر بن فبير واور ديگر۔ ان سب با توں سے پتا چلا کہ حضرت ابو بکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عند غلامی ہے آزا دنہیں بلکہ جنتی ہیں جہنم ہے آزاد ہیں۔

سوال-15حضرت ابو بکررض الله تعالی عند کا ایک لقب حدیث کے مطابق عثیق لیعنی آزاد ہے۔ شیعہ بیراعتراض کرتے ہیں کہ

میفلام تھے انہیں آزاد کیا گیا۔

حضورصلی الله تعالی علیه وسلم کی دوصاحبز ادبول کی بدولت حضورصلی الله تعالی علیه وسلم کے داما دبیں۔ (کتاب مقامات صحابہ) شبیعه حضرات کی کتاب سے شبیعه حضرات کی معتبر کتاب حیات القلوب دوسری جلد صفحی نمبر ۵۸۸ بمطبوعه ایران میں شبیعه عالم ملا با قرمجکسی لکھتا ہے،حضرت امام جعفرصا دق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن مبارک سے حضورصلى الله تعالى عليه وسلم كيليح حضرت قاسم رضى الله تعالى عنه ،حضرت فاطمه رضى الله تعالى عنها ،حضرت أحقح كلثوم رضى الله تعالى عنها ،حضرت أقيه رضى الله تعالى عنها پيدا ہو نعيں۔ حضرت فاطمه رضى الله تعالىءنها كا نكاح حضرت على رضى الله تعالىءندسة كرديا هميا اورحضرت زيهنب رضى الله تعالىءنها كا نكاح ابوالعاص سے كرديا كمياا ورحضرت أم كلثوم رضى الله تعاتىءنها كا تكاح حضرت عثمان رضى الله تعالىءنه سيحكرديا كليا اورابهمي وه حضرت عثمان رضى الله تعالىءنه کے گھر ندگئی تھیں کہ فوت ہوگئیں۔اس کے بعد حضرت رُقیدرضی اللہ تعالی عنها کا نکاح بھی حضرت عثان رضی اللہ تعالی عندسے کرویا۔ ان دونوں کتابوں سے ثابت ہوگیا کہ حضرت عثان رضی اللہ تعالی عدکو وہ فضیلت حاصل ہے جود نیامیں کسی کوئییں۔

س<mark>وال -16بعض لوگ حضرت عثمان ر</mark>ضی املہ تعالیٰ عنہ پر اعتراض کرتے ہیں کہ حضورصلی املہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وو صاحبز ادبیاں

ا بین عسا کر ،صفحہ نمبر ۵۰ اے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کسی نے بوچھا کہ حضرت عثان رضی اللہ تعالی عنہ کے متعلق

مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ بیہ حقیقت ہے کہ آسانوں پر بھی حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کا لقب دونور والا ہے اور

جوابحضورصلی الله تعالی علیه وسلم کی دوصا حبز ا دیاں کیے بعد دیگر ہے حضرت عثمان رضی الله تعالی عنه کے لکاح میں آئیں۔

ان کے نکاح میں نہیں تھیں۔

آپکاکیاخیال ہے؟

س<mark>وال-17-----ح</mark>ضرت عثمان رضی الله تعالی منه برطلم ہونے کے باوجود وہ خلافت سے دستبر دار کیوں نہ ہوئے؟ جواب:

حدیثحضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنها فر ماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ دسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے فر مایا کہ اللہ تعالی تجھے ایک قبیص پرہنائے گاپس لوگ تخھے وہ قبیص اُ تار نے کوکہیں گے تو ہر گزندا تارنا یعنی خلافت و نیابت تخھے عطا ہوگی اور

لوگ جھے ہے اس منصب سے دستبر دار ہونے کا مطالبہ کریں گے مگر دستبر دار نہ ہونا۔ (مفکلوۃ ، ترنہ کی ،ج ۲۳ س۲۱۲)

حضرت عثمان رضى الله تعالى عنه كے دشمن كى حضور صلى الله تعالى عليه وسلم نے نما زِجنا زہ نه پرِ مصالى

حدیثحضرت جابر رضی الله تعالی عنه فر ماتے ہیں کہ حضور صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم ایک آ دمی کا جناز ہ پڑھانے کیلئے تشریف لے گئے

آپ کوئییں دیکھا کہآپ نے کسی کا جنازہ نہ پڑھایا ہو تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیہ حضرت عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے نفرت رکھتا تھا۔ گویا کہ بیہ اللہ تعالیٰ سے نفرت رکھتا ہے۔ اگر نفرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کفر ہے تو نفرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی

كفرى - (تندى، ج اص١٦٠ ـ مقامات صحابه ٢٢١)

حضرت ابوبكر وعمررضى الله تعالى عنها كو گاليال دينے والاختزير كي شكل ميں

حصرت شیخ عبد الغفار القومی رحمة الله تعالی علیه فرماتے ہیں ، ایک آ دمی حضرت ابو بکر وعمر رضی الله تعالی عنها کو گالیاں دیا کرتا تھا۔

اس کو بیوی اورلژ کول نے منع کیالیکن وہ بازندآیا۔ پس اللہ نعالی نے اس کی شکل خنز مرکی کردی اوراس کی گردن میں زنجیریں پڑتمئیں اس براورراگ کے کہ منازمین میں چینو کا مداروں ماتا ہو بات میں سے جو سے ناخر میں کوئیں میں سے سے کے سے سے پینے ک

اس کالڑکا لوگوں کو دِکھا تا پھرتا تھا۔ شیخ عبدالغفارالقومی فر ماتے ہیں کہ میں نے خودا پی آنکھوں سےاس کو دیکھا ہے کہ وہ خنز مر کی طرح چیختا تھا۔ (عمدۃ انتحقیق ہس ۲۲۲۔مقامات ِسحابہ ہس ۱۸۱) سوال -18 جنگ جمل اور جنگ صفین کیا ہیں جس کا سہارا لے کربعض لوگ حضرت امیر معاوی_ه رضی الله تعاتی عنداور حضرت عا نَشْرَصِد يقِنْدر مِني الله تعالى عنها كو (معاذ الله) گاليال ديتي بين؟ جوابحضرت عثمان غنی رسی الله تعالی عند کی شها دت کے بعد حضرت طلحہا ورز بیر رضی الله تعالی عنها ،حضرت عا تشه صدیقه درضی الله تعالی عنها کواپنے ہمراہ لے کرمکہ مکرمہ سے ہوتے ہوئے بھرہ پہنچے اور وہال پہنچ کرحضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے خون کا مطالبہ کیا (لیعنی قصاص طلب کیا) جس وقت حضرت علی رضی الله تعالی عذکو بیخبر ملی تو آپ بھی عراق تشریف لے گئے۔ بصر ہ راستے ہی میں پڑتا تھا۔ حضرت علی رضی الله تعالی عند بعض مجبور بول کی وجہ ہے حضرت عثمان رضی الله تعالی عنہ کے تمل کا قصاص نہ لے سکے۔ یہاں حضرت علی رضی الله تعالی عنه کا حضرت طلحه رضی الله تعالی عنه ، حضرت عا کشه رضی الله تعالی عنها اور حضرت زبیر رضی الله تعالی عنه ہے آ منا سامتا جوا اور یہاں جنگ ہوئی۔ بیلڑائی جنگ جمل کے نام سے مشہور ہے۔اس جنگ میں حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ورحضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے علاوہ دونوں طرف کے حیرہ ہزارمسلمان شہید ہوئے۔ بیدواقعہ جمادی الآخر کے سے ھیں پیش آیا۔ بصرہ میں حضرت علی رضی الله تعالی عند نے بیندرہ روز قیام کیااور پھر کوفہ تشریف لے گئے۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۲۱۱)

جنگ صفین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کوفیہ چنچنے کے بعد آپ پرحضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خروج کر دیاان کے ساتھ شامی کشکر تھا۔ کوفیہ سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عذبھی بڑھے اور صفین کے مقام پر ماہِ صفر سے یہ ہیں خوب معرکد آ رائی ہوئی اوراڑائی کا بیسلسلہ کئی روز تک جاری رہا آخر کارحصرت عمرو بن العاص رہنی اللہ تعانی عنہ کےغور وفکر کے بعد شامیوں نے قر آن مجید نیز وں پر بلند کر دیئے

حضرت علی رضی اللہ تعالی عندکا کشکر قرآن مجید کو نیزوں پر اٹکا ہوا و مکھ کر جنگ سے دستبردار ہوگیا اور کشکریوں نے اپنی تکواریں

میانوں میں کرلیں۔حضرت امیرمعاوبید منی اللہ تعالیء ہے ہے کے لیے چھا کہ قرآن کو نیزوں پر بلند کرنے ہے آپ کا کیا مقصد ہے؟

حصرت امیر معاویدرش الله تعالی عنه نے فر مایا کہ ایک آ دمی ہماری طرف سے اور ایک شخص حضرت علی رضی الله تعالی عند کی طرف سے

اور بلندآ وازے پکارا کہ جمارے درمیان اب اللہ تعالیٰ کی کتاب ہی فیصلہ کرے گی۔

تعالى عندكوف تشريف لے مصح - (تاريخ الخلفاء يص ٢١١)

مقرر ہوجائے۔جومیرے اورعلی کے درمیان قرآن کے مطابق فیصلہ کرے اور تمام لوگ اس چکیم کومنظور کرلیں۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعاتی عنہ کی طرف سے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعاتی عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعاتی عنہ کی طرف سے حضرت ابومویٰ اشعری رضی الله تعالی عند مقرر ہوئے۔ دونو ل حضرات نے ایک معاہدہ تحریر کیا کہ آئندہ سال مقام از رح میں جمع ہوکر

اصلاح أمت كے بارے ميں گفتگوكى جائے گى۔

اس معامدہ کے بعد دونو ل طرف کے لوگ اپنے اپنے مقام پر چلے گئے ۔حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عند شام اور حضرت علی رضی اللہ

پوری اُمت کےعلاء ومحد ثین کااس بات پراجماع ہے کہ بیہ جنگ غلط^{نہ}ی کی بناء پر ہوئی اس لئے دونوں طرف سے مارے جانے

والےلوگ شہید ہیں۔ کیونکہ بیہ جنگ بغض، نفرت،عداوت کی بناء پر نہھی۔

جوابحضرت عثمان رضی الله تعالی مندمسلمانوں کے خلیفہ تنصاور خلیفہ عام رعایا کا ولی ہوتا ہے۔ بادشاہِ اسلام کے خون کے قصاص کا مطالبہ ہرمسلمان کرسکتا ہے۔

حضرت امیرمعاوبید منی الله تعالی عندتونسیں لحاظ ہے بھی حضرت عثمان رضی الله تعالی عند کے ولی تنھے۔ کیونکہ حضرت معاوبیہ رضی الله تعالی عند حضرت عثمان رضی الله تعالی عند کے قریب ترین رشتہ وار تنھے۔ اس کئے کہ اُمیہ بن مثس میں حضرت عثمان اور حضرت امیر معاوبیہ رضی اللہ تعالی عنها ملتے ہیں۔ (از کتاب امیر معاوبیہ ص ۲۱)

س<mark>وال -20بعض لوگ ہے کہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ ر</mark>ضی اللہ تعالیٰ عنہ (معاذ اللہ) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے بغض یعنی نفرت رکھتے تنے بھی توان ہے جنگ کی۔

جوابحضرت علی رضی الله تعالی عندا ورحضرت معاویه رضی الله تعالی عند میں عین جنگ کے زمانے میں حضرت عقیل این ابی طالب بیعنی حضرت علی رضی الله تعالی عند کے بھائی حضرت امیر معاویه رضی الله تعالی عند کے ہاں پہنچ گئے ۔حضرت امیر معاویہ رضی الله تعالی عند نے ان کا بہت ادب واحتر ام کیا۔ایک لاکھ روپے نذرانہ پیش کیا اورایک لاکھ روپے سالانہ ان کا وظیفہ مقرر کیا۔اس دوران حضرت عقیل

فرمایا کرتے تھے کہ دین علی (رضی اللہ تعالی عنه) کی طرف ہے۔ (صواعق محرقہ۔ کتاب امیر معاویہ: ۱۸)

حصرت امیر معاوید رضی الله تعالی عند کواگر حضرت علی رضی الله تعالی عندے نفرت ہوتی تو وہ ہرگز اُن کے بھائی کی خدمت نہ کرتے اور وہ بھی جنگ کے دور میں ہوہی نہیں سکتا۔ ۔

ولیلحضرت امیر معاویه رضی الله تعالی عنه کے سامنے ایک شاعر نے حضرت علی رضی الله تعالی عنه کی تعریف میں قصیدہ پڑھا جس میں حضرت علی رضی الله تعالی عنه کی بے حد تعریف تھی۔حضرت امیر معاویه رضی الله تعالی عنه ہرشعر پر جھوم جھوم کرفر ماتے تھے کہ واقعی حضرت علی (رضی الله تعالی عنه) ایسے ہی ہیں اورقصیدے کے فتم کرنے پرشاعر کو حضرت امیر معاویہ رضی الله تعالی عنه نے سات ہزار

وا کی مشرت فی ارزی اللہ تعالی عندی ہیں ہوں اور مسید ہے ہے ہم سے پرس کرو مسرت میں اللہ تعالی عند کے ایسے محبت کرنے اشر فیاں انعام دیں۔کسی نے پوچھا کہ اے امیر معاویہ (رضی اللہ تعالی عنہ)! آپ حضرت علی رضی اللہ تعالی عند کے ایسے محبت کرنے والے ہیں تو پھر ان سے جنگ کیوں کر رہے ہیں؟ جواب دیا وہ نہ ہبی جنگ نہیں مکلی معاملات کی جنگ ہے یعنی حضرت عثمان

واسے ہیں تو چنزان سے جمعت یوں سررہے ہیں، یواب دیا وہ مدین رضی اللہ تعالی عنہ کے خون کی۔ (کتاب الناہیہ، کتاب امیر معاویہ، ص۱۸)

اس واقعہ سے بیدمعلوم ہوا کہ اگر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے ول میں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کیلئے نفرت ہوتی تنہ ہواء کہ واقعہ کے ان میں جھے میں مصرورہ تاریخ کا شاع کرانہ امیں ملے بھاری کرواں میں موجعت و علی ضوروہ توملاء

تو وه شاعرکوخاموش کرادینے ۔حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عندکا شاعرکوا نعام دینا بیثا بت کرتا ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عندے محبت رکھتے ہیں ۔ <mark>سوال -21</mark>.....بعض لوگ حضرت امیر معاویه رضی الله تعالی عنه پریهالزام لگاتے ہیں کہ انہوں نے ہزار ہامسلمانوں کا خون بہایا نه بید حضرت علی رضی الله تعالی عندہ ہے جنگ کرتے نه مسلمانوں کا اتناخون بہتا۔ مند بید حضرت علی رضی الله تعالی عندہ جنگ کرتے نه مسلمانوں کا اتناخون بہتا۔

جوابسب سے پہلی بات تو ہیہ ہے کہ بیہ جنگ غلط نبی کی بناء پر ہوئی اور دونوں طرف کے مسلمان حق پر تنصالبذا دونوں طرف مارے جانے والے شہید ہیں۔

> مسلمانوں کے تل کی تین صورتیں ہیں:۔ تقدیر

۱اس کئے اسے قتل کرنا کہ بیمسلمان کیوں ہوگیا، بیر کفر ہے۔ ۲مسلمان کودنیا وی عنا داور ذاتی دشمنی کی وجہ سے قتل کرنا، پیسق اور گناہ ہے۔

٣.....غلط بى كى بنيادىرمسلمانوں ميں جنگ ہوجائے اورمسلمان مارے جائيں، پيغلط بى ہے، نەسق نەكفر۔

المستون المراجعة المر

اس تيرى قتم كيك ياآيت ب:

وان طآئفتن من المومنين اقتتلوا فاصلحوا بينهما (جرات:۱) المرملانول كودوروه آپل من جنگ كربيس توان مين ملح كرادو

اس آیت میں جنگ کرنے والی دونوں جماعتوں کومسلمان قرار دیا گیا۔ (کتاب امیر معاویہ ص۲۴)

و کی ایت میں جنگ کرنے والی دونوں جما حوں تو سنمان کر ارد یا خیا۔ (کتاب امیر معاونیہ ک ۱۱۱) حضرت علی ومعاوبیر بنی اللہ تعالی عنها کی جنگ بھی اس تبسری قشم میں واغل ہے لہذا حضرت علی یا حضرت امیر معاوبیر منی اللہ تعالی عنها

کی شان میں بکواس کرناسخت گناہ ہے۔

کی شان میں بلواس کرناسخت کناہ ہے۔ نقلی دلیل مصر حصر ہوامہ معام بنیں۔

عقلی دلیلحضرت امیرمعاویه رمنی الله تعالی عند پرالزام لگاتے ہو کہ انہوں نےمسلمانوں کوفل کرایا۔ بیرالزام خود حضرت علی رضی الله تعالیٰ عند پر بھی پڑتا ہے کیونکہ جیسے حضرت معاویه رضی الله تعالیٰ عند کے ہاتھوں حضرت علی رضی الله تعالی عند کےمسلمان ساتھی

شہید ہوئے ، ویسے ہی حضرت علی رضی اللہ تعالی عند کے ہاتھوں صحافی رسول حضرت طلحہ وزبیر رضی اللہ تعالی عنها شہید ہوئے۔ (ایضاً)

محمر نہیں ہمیں دونوں کا ادب کرنا چاہئے دونوں ہارے ایمان میں داخل ہیں۔ ایک دامادِ رسول ہیں دوسرا کا تب وحی ہے۔ جس طرح ہماری تکواریں خاموش رہیں اسی طرح ہماری زبانیں بھی خاموش وعنی چاہئیں۔ سوال - 22حضرت امیرمعاویدرشی الله تعالی عنه پرییجی الزام لگایا جا تا ہے کہ وہ اہل بیت کے دشمن تنے؟

اوراییا ہی ہوا کہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ سے سلح فر ما کر ہزار ہامسلما نوں کا خون بیجالیا۔

پھر جب حضرت امام حسن رضی الله تعالی عنہ نے جناب امیر معاویہ رضی الله تعالی عنہ سے سکح کر لی تب حضرت امیر معاویہ رضی الله تعالی عنہ

جواباگر حضرت امیر معاوید رضی الله تعالی عندا بل بیت کے دشمن ہوتے تو امام حسن رضی الله تعالیٰ عندان ہے بھی سکے نہ کرتے۔

دلیلحضور علیہ السلام نے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ کے متعلق فرمایا کہ میرا بیٹا سٹید ہے اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے

امير المومنين برحق موے يه بى فرجب السنت ج- (كتاب امير معاويه السالت ج- (كتاب امير معاويه السال)

مسلمانوں کی دو جماعتوں بیں سلح کرادےگا۔

جوابحضرت علی رضی الله تعالی عند نے حضرت عا کشہ صدیقہ رضی الله تعالی عنها کو جنگ جمل میں کشکست دی اور جب حضرت عا کشہ رضی الله تعالی عنها کااونٹ جس پرحضرت عا کشہرضی الله تعالی عنها سوارتھیں گراد یا گیا۔ حضرت علی رضی الله تعالی عند نے انہیں گرفتار نہ کیا بلکہ احترام کے ساتھ والدہ محتر مدسا ادب فرماتے ہوئے مدینہ واپس پہنچا دیا۔ حضرت علی رضی الله تعالی عند نے ان کے مال پر قبضہ نہ کیا ، نہ ان کے سپاہی پرکوئی تختی فرمائی۔ جب حضرت عا کشہ رضی الله تعالی عنها کے وشمنوں نے حضرت علی رضی الله تعالی عند پر اعتراض کیا کہ آپ نے وشمن پر قبضہ پاکر

اسے چھوڑ دیا تو حضرت علی رضی اللہ تعالی عندنے جواب دیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بھیم قرآن ہماری ماں ہیں۔ **اللہ تعالیٰ** فرما تاہے:

س<mark>وال-23بعض لوگ حضرت عا ئشەر</mark>ضى الله تعالى عنها پرالزام لگاتے ہیں كەوەابل بىيت كى دىثمن تھیں _

و ازواجه أمهنهم (احزاب:۲) نی (صلی الله تعالی علیه دسلم) کی بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں۔

الله تعالی فرما تاہے:

حرمت علیکم ا<mark>مه تک</mark>م (نیاه:۳۳) تم پرتمهاری ما تیس حرام کی گئیں۔

هم پرهمهاری ما سین -اگرتم حصرت عا نشدر شی الله تعالی عنها کو مال نہیں مانے تو کا فراورا گر مال مان کرلونڈی بنا کررکھنا جائز سجھنے ہو تو بھی کا فر۔

(صواعق محرقہ۔ کتاب امیر معاویہ: کے ا عقلی ولیلاگر حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ول میں حضرت عا کشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی نفرت ہوتی تو وہ اس وقت تکوار کے

ایک ہی وار سے حضرت عا ئشدرضی اللہ تعالی عندکول کر دیتے مگریہ تلوار کیوں نہ چلی اور کیسے چلتی جنگ حق پڑھی ۔ نفرت اور دشمنی پر نہھی ۔

توحضور عليه السلام نے فرمايا كرجېنمى پرجېنمى سوار ب (معاذ الله) معلوم بواكه يزيد بھى دوزخى اورامير معاوية بھى دوزخى (نعوذ بالله) جواب ماشاء الله ربيب وشمن صحابه كى تاريخ برنظراور ربيب ان كى نادانى كاحال _ دلیل یزید کی پیدائش حضرت عثمانِ غنی رضی الله تعالی عنہ کے دورِ حکومت میں ہوئی۔ دیکھو کتاب جامع ابن اشیراور کتاب النہابیہ حضور علیہ السلام کے زمانے میں یزید کو پیدا کرویا۔ کیا عالم ارواح سے حضرت امیر معاوید رضی اللہ تعالی عنہ کے کندھوں پر كودكرآ كيا_ (لاحول ولاقوة) (كتاب امير معاويه: ٨٨)

سو<mark>ال -24بعض لوگ جھوٹی حدیث گھڑتے ہیں کہایک دفعہامیر معاویہ ر</mark>ضی اللہ تعالیٰ عندا پنے کندھوں پریز بدکو لے جار ہے تھے

س<mark>وال -25-....بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ ر</mark>ضی اللہ تعالی عنہ کوحضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے بد دعا دی۔ چنانچے مسلم شریف کی حدیث لاتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنما سے روایت ہے کہ ایک بار مجھے حضور صلی اللہ تعاتی علیہ وسلم نے تھکم دیا کہ امیر معاویہ کو بلا و میں بلانے گیا تو وہ کھانا کھارہے تنے۔ میں نے آ کرعرض کردیا پھرحضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرمایا

کہ امیر معاویہ کو بلاؤ۔ جب میں گیا تو وہ کھانا کھا رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ دہلم! وہ کھا رہے ہیں۔ تو فرمایا ان کا پبیٹ نہ بھرے۔ اور حضور علیہ السلام کی دعا بھی قبول ہے بددعا بھی۔ چنانچہ حضرت امیر معاویہ رضی الله تعالی عنہ کو حضورعلیدالسلام کی بروعالگی ہے۔اس کا جواب ویں۔

جواباعتراض کرنے والے نے اس حدیث کو بچھنے میں غلطی کی۔ کم از کم اتنی ہی بات سمجھ لی ہوتی کہ جوحضور گالیاں دینے والوں کومعاف کردیتے، وہ حضوراس موقعہ پرحضرت امیر معاویہ کو بلاقصور کیوں بددعادیتے۔

تنیسری بات رہے کہ حضرت ابن عباس رہنی اللہ تعالی عنہا نے حضرت امیر معاوید رہنی اللہ تعالی عنہ سے ہیہ کہا بھی نہیں کہ آپ کو سر کارسلی الله نعائی علیہ وسلم بلارہے ہیں ۔ صرف و بکھے کرخا موش والیس آئے اور حضور علیہ السلام سے واقعہ عرض کیا۔ چۇتى بات ىيەب كەحضرت امىرمعادىيەرىنى اللەتغانىءنەكانەكوئى قصورتھا، نەكوئى خطااورحضورعليەالىلام يەبىدد عادىي، يەناممكن ہے۔

اب اعتراضات کے جوابات سنتے ہیں کہ عرب میں محاورۃ اس فتم کے الفاظ پیار ومحبت کے موقع پر بھی بولے جاتے ہیں ان ہے بدوعا مقصود نہیں ہوتی۔

مثلًا تیرا پیٹ ندبھرے، تجھے تیری ماں روئے وغیرہ کلمات غضب کیلئے نہیں بلکہ کرم کیلئے ارشاد ہوئے ہیں اورا گر مان بھی لیا جائے کے سرکا رعلیہالسلام نے حضرت معاویہ رضیاللہ تعالی عذکو ہد دعا دی تو بھی ہیہ بد دعا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے نتیجے میں رحمت بنی الله تعالیٰ نے حضرت امیر معاویہ رضی الله تعالی عنہ کوا تنا مجمرا اور انتا مال دیا کہ انہوں نے سیننگڑ وں کا پہیٹ مجردیا۔ ایک ایک صحف کو

بات بات پر لاکھوں لاکھوں روپیدانعام دیتے۔ کیونکہ حضور علیہ السلام نے اپنے ربّ عرّ دیل سے عہد لیا تھا کہ مولی عرّ دیل! اگر میں کسی مسلمان کو بلاوج لعنت یا بددعا کروں تواہے رحمت اجراور یا کی کا ذریعہ بناوینا۔

حدیثحضرت عاکشہ رضی اللہ تعالی عنها، حضرت ابو ہرمرہ رضی اللہ تعالی عندے کتاب الدعوات میں حدیث ہے کہ فرمایا

حضور ملیالسلام نے کہا ہے اللہ! جس کسی کو برا کہدووں تو قیامت میں اس کیلئے اس بدوعا کو قرب کا ذریعہ بنا۔ (بحوالہ سلم شریف) **اب سمجھ میں آگیا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ پر لگائے گئے سارے الزامات بے بنیاد ہیں اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ**

تعالی عند کا تب وحی ، عاشق رسول اور جید صحابی ہیں۔

سوال -26 شہدائے کربلا کے سلسلے میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عند پر اہل بیت کی دشمنی کا الزام لگایا جاتا ہے

حالا نكه حضرت اميرمعا وبيرضى الله تعالىءنه محبت الل ببيت تتصيه

جواباس سوال کا جواب مسلک اہلسنت کی سینکڑوں کتابوں میں موجود ہے کہ حضرت امیر معاوید بنی اللہ تعالی عندا ہل ہیت ہے سجی محبت کرتے تھے لیکن اس کا جواب ہم شیعہ حضرات کی معتبر کتابوں سے دیتے ہیں۔

شیعه مولوی ملا با قرمجلسی کتاب جلاءالعیون میں لکھتا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عندوصال کے وقت یزید کویہ وصیت فر ما گئے کہ امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ پس ان کی نسبت حضور علیہ السلام سے ہے۔ سخھے معلوم ہے کہ حضور علیہ السلام کے بدن کے مکارے ہیں

حضور علیہ السلام کے گوشت وخون ہیں انہوں نے پرورش پائی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ عراق والے ان کواپنی طرف بلا کیں گے اور ان کی مدد نہ کریں گے۔ تنہا چھوڑ دیں گے۔ اگر ان پر قابو پالے تو ان کے حقوق کو پہچاننا۔ ان کا مرتبہ جوحضور علیه الملام سے ہے

اس کو با در کھنا نجر داران کو کسی شم کی تکلیف شددیتا۔ (جلاءالعون، ج ۲س ۳۲۲،۳۲۱)

صاحب ناسخ التواريخ لکھتے ہیں کہ حضرت معاوید رضی اللہ تعالی عنہ نے یزید کوید وصیت فرمائی کہ اے بیٹا! ہوس نہ کرنا اور

خبر دار جب الله تعالی کے سامنے حاضر ہو تو تیری گردن ہیں حسین بن علی (رضی الله تعالیٰ عنها) کا خون نه ہو۔ درنه بھی آ سائش نه دیکھے گا اور ہمیشہ عذاب میں مبتلارہے گا۔

غور سیجیج! حضرت معاویه رمنی الله تعالی عنه یزید کوییه وصیت کر رہے ہیں که ان کی تعظیم کرنا ، بوفت ومصیبت ان کی مدد کرنا۔ اب اگریز بدیلیداین والد کی وصیت برعمل نه کرے تو اس میں حضرت معاویہ بین اللہ تعالیٰ عند کا کیا قصور؟

حضرت معاويه رضى الله تعالى عندا ورحضرت امام حسيين رضى الله تعالى عند كے درميان كوئى وتتمنى نه تقى _

ر ما مسئله بزید کا تو حضرت محقق شاه محمد عبدالحق محدث و ہلوی رحمة الله تعالی ملیه بزید کوفاسق ظالم اور شرا بی لکھتے ہیں۔

حصرت امام مالک رض الله تعالى عندنے يزيدكوكافرككھا ہے۔ اور المستّت و جماعت كابيعقيده ہے كه يزيد پليد، شرابي، ظالم اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خون کا ذمہ دار ہے۔۔۔۔۔لیکن اس کے بدلے میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کو بدنام کرنا

بیکون می دیانت ہے؟

س<mark>وال -27بعض لوگ بیاعتراض کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی چارصا حبز ادبیال نہیں بلکہ ایک صاحبز اد ی حضرت فاطمہ</mark> رضی الله تعالی عنها ہیں۔ حالا تک ہم اہلسنت کا بیعقبیرہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی چارصا حبز ادبیاں ہیں۔قرآن وحدیث سے ثابت کریں۔ جواب بهم المسنّت وجماعت كابيعقيده بكه حضور عليه اللام كي چارصا حبز اديال بين: ـ

> حضرت زينب،أم كلثوم، رُقيه، فاطمه (رضي الله تعالى عنهن) _ اب قرآن مجیدے ثابت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی ایک نہیں متعدد صاحبز اویاں ہیں:۔

وبنتك ونسآء المومنين (الرّاب:٥٩)

اورصا جبزاد بول اورعورتوں سے فرماد د۔

بميشه بَنْيتك دويزائديعن جمع كيلي استعال موتاب-

اب شیعه حضرات کی کتاب ہے شیعه حضرات کی معتبر کتاب اصول کافی جلداوّل صفحہ ۱۳۳۹ میں لکھاہے کہ حضور علیہ اللام نے

حضرت خدیجے رضی اللہ تعالی عنہا سے نکاح کیاا وربعثت سے پہلے حضرت خدیجے رضی اللہ تعالی عنہا کے بطن پاک سے حضرت قاسم رضی اللہ

تعالی عنه ،حضرت زینب واُم کلثوم ورقیه رضی الله تعالی عنون پیدا هو کمیں اور بعدا زبعثت حضرت فاطمیه رضی الله تعالی عنها پیدا هو کمیں ۔

<mark>سوال -28بعض لوگ بیاعتراض کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی صرف ایک زوجہ حضرت خدیجہ ر</mark>منی اللہ تعالیٰ عنهاتھیں حالا نکیہ ہم اہلسنّت و جماعت کا بیعقیدہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی گیارہ از واج مطہرات تھیں ۔قر آن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں۔ جوابجضورعلیاللام کی گیاره از واج مطهرات ہیں،اسی پر پوری اُمت مسلمہ کا اجماع ہے۔

قل لازواجك (الزاب:٢٨)

آپ فرماد يجتے اپني بيبيوں کو۔

اس آیت مبارکه میں زوج کی جمع ازواجسك فرمایا گیاجودوسے ذائد کیلئے استعال ہوتا ہے۔حضور علیہ السلام کی ساری ازواج

اہل بیت ہیں ان میں ہے کسی سے بھی بعض یعنی نفرت رکھنا حضور علیہ السلام سے نفرت رکھنا ہے۔

صحابہ کرام اور اہل بیت کی آپس میں محبت

حضرت ابوبكررضى الله تعالىءندا ورحضرت على رضى الله تعالىءندكي آليس ميس محبت

ولیلحضرت قبیس بن حازم رضی الله تعالی عنه فر ماتے ہیں کہ ایک دن حضرت ابو بکرصدیق رضی الله تعالی عنه کو ولیال عنه کو

ملے اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو دیکھ کرمسکرائے۔حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے ان سےمسکرانے کا سبب بوچھا تو حضرت ابو بکر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ دسلم سے سنا ہے کہ پل صراط سے وہی سلامتی سے گزرے گا جس کو

حضرت علی رض الله تعالی عندنے فر ما یا کہ حضور علیہ السلام نے فر ما یا کہ علی (رضی اللہ تعالی عند) اس کو پر چی وے گا جوا ہو بکر صدیق (رضی اللہ

ميرين كرحضرت على رضى الله تعالى عنه بهي مسكرائ اورفر ما يا اسے ابو بكر (رضى الله تعالى عنه)! مجھے مبارك نه دوں؟ فر ما ياكيسى؟

تعالی عنه) سے محبت رکھے گا۔ (ریاض النظرہ، ج اص ۱۸ ارزبیة الجالس، ج ۲ص ۱۸ از کتاب مقامات صحاب رضی الله تعالی عنه

اب بل صراط پرحضرت ابو بکرصدیق رضی الله تعالی مند کے دشمن کیا کریں گے؟

علی (رضی اللہ تعالی عنہ) پر چی ویں گے۔

حصرت فاطمه رضى الله تعالىءنها كانكاح حضرت على رضى الله تعالىءنه سيے حصرت ابو بكر وعمر رضى الله تعالى عنهانے كرايا

دلیلشیعه حصرات کی کتاب حمله حیدری میں شیعه مولوی باذل ایرانی صفحه ۱۰ ۱۴ پر بول لکھتا ہے، جب فاطمه رضی الله تعالی عنها

جوان ہوئیں تو ایک دن حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سب سے پہلے ستیدہ فاطمیہ

رضى الله تعالى عنها كيلية عرض كى _ حضور علیہ السلام نے فر ما یا کہ میری بیٹی کا اختیار اللہ تعالی کے ہاتھ ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ حاضر ہوئے حضور علیہ السلام نے

وہی جواب دیا۔

کی کھودن گزرنے کے بعد بید دونوں حضرت ابو بکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے خاص الخاص دوستوں نے کہا، اے اسلام کی انجمن کی شمع کہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں جاؤا در حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کے نکاح کی خواہش کرو۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیاروں ، ساتھیوں اور دوستوں نے کہا کہ اے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! اس معالمے میں اپنے ول میں

کوئی خطرہ پیدا نہ کرو۔ بے دھڑک اور بےخوف وخطر جا کرحضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اپنے لئے رشتہ طلب کرو کیونکہ تنہارا حضور علیہالسلام ہے اور بھی تعلق اور رشتہ ہے پھر تنین دن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگا ہے رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ دسلم میں حاضر ہوتے

رہے اور عرض کرتے رہے۔

تنین دن کے بعد حضرت جبرائیل علیه السلام الله تعالی کا تھم کیکر حضور علیه السلام کے پاس آئے اور عرض کی کہ الله تعالیٰ آپ کو تھم دیتا ہے

كهستيره فاطمه رضى الله تعالىءنها كانكاح حضرت على رضى الله تعالىءنه سيحكر دوب اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ بکواس کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دشمن تنھے

بلکہ میتو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیار تتھے، دوست تتھے۔

حضرت على رضى الله تعالى عندكى حضرت عثمان رضى الله تعالى عنه سي محبت

ولیلحضرت عثمان غنی رضی الله تعالی عند کی شہادت سے جوحقیقت واضح ہے وہ بیہ ہے کہ حضرت علی رضی الله تعالی عندنے آخری وقت تک ان کی حفاظت کی ہرممکن کوشش کیس۔ یہاں تک کہ اپنے دونوں بیٹوں حضرت حسن وحسین رضی الله تعالیٰ عنها کوتکواریں دے کر ان کے دروازہ پر کھڑا کردیا اور فر مایا کہ تمہارے ہوتے ہوئے کوئی وشمن ، کوئی ظالم حضرت عثمان رضی الله تعالی عندکے قریب

ندجائے۔ (ار كتاب مقامات صحاب رضى الله تعالى عنم مس ٣٣٧)

یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایپنے شنم ادوں حضرت حسن وحسین

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فر مایا کہ تمہارے دروا زے پر پہرہ دینے کے باوجود امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کیسے قمل ہو گئے اور غضب میں حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منہ پر طمانچہ مارا اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینہ پر تھیٹر مارا اور مجمہ بن طلحہ اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہاکو برا مجلا کہا۔ (تاریخ الخلفاء ہس ۱۱۳۔ ریاض النظرہ ،جلد ۱ از کتاب مقامات صحابہ ہس ۳۳۸)

فاروق اعظم رضی الله تعالی عنه کے دور میں قید ہوکرآنے والی سیّدہ شہر بانو امام حسین رضی الله تعالی عنه کے تکاح میں

شبیعه حصرات کی معتبر کتاب الصافی شرح اصول کافی مراُ ۃ العقول شرع فروغ اوراس کےعلاوہ تمام معتبر کتب میں موجود ہےاور اس واقعہ سے کسی کوجھی انکارنہیں ہے۔

دلیلحضرت عمررضیالله تعالی عنه کے دور میں حضرت شہر با نورضیالله تعالی عنها قید ہوکرآئیں تو حضرت عمررضیالله تعالی عنه نے فر مایا که بیشنرادی ہیں اوران کیلیے شنرادہ ہی ہونا چاہئے ۔ چنا نچیرحصرت امام حسین رضیاللہ تعالی عنہ سے حصرت شہر با نورضیاللہ تعالی عنها کا نکاح سے سیال

۔۔۔۔ معلوم ہوا کہ حضرت عمر رض اللہ تعالی عنہ کی خلافت کو غلط مانتے ہوتو پھر حضرت شہر بانو رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی غلط ماننا پڑے گا اور اگر حضرت شہر بانو رضی اللہ تعالیٰ عنہا غلط ہو کمیں تو امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان وعظمت پر حرف آئے گا۔لہٰڈا ماننا پڑے گا کہ

حضرت عمر رضی الله تعالی عند کی خلافت حق پرہے۔

نہایت خوش کے عالم میں حضرت اساء رضی اللہ تعالی عنہا سے کہنے گیس اب مجھے کوئی پریشانی نہیں۔ مجھی ان کے گھر نہ جیجتے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دل میں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے نفرت ہوتی تو وہ بھی بھی ان کی بیٹی کواپنے گھر میں واخل نہ ہونے ویتیں۔حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیکرنا ثابت کرتا ہے کہ صحابہ کرام علیم الرضوان اور الل بیت کے درمیان آلیں میں محبت تھی۔

حضرت اساء رسی الله تعالی عنهانے لکڑیوں کے نکڑے بنا کر پنجرہ نما چیز بنائی جوآج کل عموماً جنازہ کے او پر نظر آتی ہے بیہ حضرت اساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کا وش ہے۔الغرض انہوں نے کہا کہ اس پر جا در ڈال دیں گے لیس بیرکہنا تھا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عقلی دلیل اگر حصرت ابو بکر رضی الله تعالی عنه کے دل میں حضرت فاطمه رضی الله تعالی عنها کیلئے نفرت ہوتی تو وہ اپنی بیٹی کو

لے جایا جاتا ہے۔جس سے سیند کا اُبھار ظاہر ہوتا ہے اور مجھے شرم وحیا کے باعث شدید پریشانی ہے۔

حصرت اساء رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا کہ اے فاطمہ (رضی اللہ تعالی عنہا)! تم فکر نہ کرو، میں تمہاری پر بیثانی وور کردوں گی۔

حضرت ابوبكر رضى الله تعالى عنه في حضرت فاطمه رضى الله تعالى عنها كى تيما دارى كيليئة اپنى بيثى حضرت اساء رضى الله تعالى عنها كو بهيجا

ولیلحضور علیہ السلام کے وصال کے بعد حضرت فاطمہ دہنی اللہ تعالیٰ عنہا شدید بیمار ہو گئیں تو ان کی جیما واری حضرت ابو بمرصد اپق

ا یک ون حضرت فاطمه رضی الله تعالی عنها حضرت اساء رضی الله تعالی عنها سے کہنے گئیں کہ مجھے ایک بات کی فکر ہے۔حضرت اسماء رضی الله

تعالی عنہا نے کہا وہ کون سی؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا، جب کسی کا انتقال ہوتا ہے تو اس کو چار پائی کے او پر رکھ کے

رضی اللہ تعالی عنہ کی بیٹی حضرت اساء رضی اللہ تعالی عنہانے کی۔

محبت کے پیش نظر حصرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے صاحبرزا دوں کے نام ابو بکر وعمر وعثان رکھے

دلیلشیعه حضرات کی معتبر کتاب جلاءالعیو ن مترجم جلد دوم صفحه ۴۸ سطر۱۴۴ میں بیانکھا ہے که حضرت علی رضی الله تعالیٰ عنہ نے

وخمن صحابہ بکواس کرتے ہیں، صحابہ کرام ملیم الرضوان اور اہل ہیت اطہار کی آپس ہیں بہت محبت تھی۔ رہا مسئلہ اختلاف کا تو ہمیں ان بردوں کے اختلاف میں زبان درازی کرنا سخت گناہ اور کفر کی طرف لے جاسکتا ہے۔ ش**ٹانِ صحابہ کرام بیم الرضوان اس قدراعلی ہے کہ اپنے تواپنے وشمن صحابہ بھی ان کی حقانیت ماننے پرمجبور ہو گئے مگرافسوں آج کل کے** وشمن صحابہ اس قدر صحابہ کرام میہم الرضوان کی نفرت میں اندھے ہوگئے ہیں کہ قرآن وحدیث میں شانِ صحابہ ہونے کے باوجود انکار کرتے ہیں۔

میہ یہاں تک کہا ہے مجتبدین، اپنے علماء کی کتابوں کا بھی انکار کرتے ہیں گرلوگ ایک بات بھول گئے ہیں کہ بغیر صحابہ کرام علیم ارضون کی محبت کے اہل بہت کی محبت سدا ہو جی نہیں سکتی کیونکہ یہ اسلام کے ایسے دوبیاز و ہیں جن میں سے اگر ایک کا بھی انکار

علیم الرضوان کی محبت کے اٹل ہیت کی محبت پیدا ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ بیاسلام کے ایسے دو باز و ہیں جن میں ہے اگرا یک کا بھی ا نکار کیا جائے تو اسلام ادرا بمان نامکمل رہتا ہے اگر دشمن صحابہ آتھوں سے نفرت کی پٹی اُ تارکر ذراسوچیں تو انہیں بھی ہیجھ ہیں آ جائیگا

کیا جائے تو اسلام ادرا بمان ناململ رہتا ہے اگر دھمن صحابہ آنکھوں سے نفرت کی پٹی اُ تارکر ذراسوچیں تو انہیں بھی سیمجھ بیں آ جائیگا کہ صحابہ کرام میں مارضون کو گالیاں دے کراہل ہیت کی محبت کو مضبوط کرنے کا فارمولا جو ہم نے اپنایا ہے بیر گمراہی ، کفراور جہنم کی

طرف لے جاتا ہے۔اگر ہم حضور علیہالسلام سے بے عیب محبت رکھیں ،صحابہ کرام عیبم ارضوان سے محبت رکھیں ، اہل ہیت اطہار سے لگاؤرکھیں ،اولیائے کرام کی شان کو مانیں تو سارے جھگڑ ہے ختم ہوجا کیں گے پھرکوئی نفرت نہیں رہے گی۔

لکا و ریس ،اولیائے کرام می شان تو ما میں تو سارے بھڑے م ہوجا میں نے چرتو می نفرت بیس رہے ہی۔ اے میرے مولاعر ٔ دجل! اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدیقے ہمیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ،صحابہ کرام کی ،اہل ہیت کی ،

اولیائے کرام کی محبت میں زندہ رکھاوراس پرجمیں موت دے۔ آمین ثم آمین بجاہ حبیبک سیّدالمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ دسلم ۔

چراغ مسجد و محراب و منبر بوبکر و عمر، عثمان و حیدر

فقظ والسلام محمد شنمرا دقا دری تر ابی